سوال

(365)اگر عیدین کے روز جمعہ پڑھا جائے تو الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر عیدین کے روز جمعہ پڑھا جائے تو جمعہ کی نماز درجہ معافی میں ہے یا جمعہ کی نماز عیدین کی نماز کے بعد پڑھنا ہوگا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث واقعی ہے لیکن حنفیہ کہتے ہیں۔ کہ یہ حکم دیہاتیوں کے لئے ہے۔ شہریوں کے لئے جمعہ فرض ہے۔ محدثین کے کہتے ہیں جمعہ کی فرضیت ساقط ہوجاتی ہے۔ پڑھنا جائز ہے میرا بھی یہی مسلک ہے۔

شرفیہ

یہ بعض محدثین کا مسلک ہے۔ مگر دلائل میں کلام ہے بعض دلائل یہ ہیں۔

''اجتمع عیدان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم واحد فصلی العید اول النہار فقال یا ایہا الناس ان ہذا یوم قد اجتمع لکم فیہ عیدان فمن احب ان یشہد معنا الجمعۃ فلیفعل ومن احب ان ینصرف فلیفعل'' (رواہ ابوداؤد۔ والنسائی۔ وابن ماجہ۔ واحمد۔ ، والحاکم)

حاشیہ پر قول عثمان پر لکھا ہے۔ مقید با حل العولی یعنی اذن اہل عوالی کو دیا تھا۔ نہ سب کو اور قول عمر پر بدر کی تصحیح لکھی ہے۔ مگر حاکم کی روایت کو ابن منذر نے تو کہا ہے کہ لا یثبت فیہ راو مجہول زید بن ارقم کی روایت میں ایاس بن ابی رملہ ہے جو مجہول ہے۔ اس لئے ابن منذر نے اس کے بارے میں لا یثبت کہا ہے۔ اور عطا والی روایت میں اسباط بن نصیر کو کثیر الخطا یغرب لکھا ہے۔ (تقریب التہذیب) نیز اسی میں سلمان بن مہران اعمش مدلس ہے۔ اور روایت عن سے ہے۔ اور عنعنہ مدلس کا م مقبول نہیں۔ کما فی الصول الحدیث اور عطا کی روایت ابن جریج سے بھی آئی ہے۔ اور ابن جریج بھی مدلس ہے۔ اور روایت عن سے ہے لہذا غیر مقبول ہے۔ ''کان یدلس ویرسل'' تقریب التہذیب) اور ابو ہریرہ والی روایت میں بقیہ بن ولید کثیر التدلیس من الضعفاء ہے اور مغیرہ الضبی بھی مدلس ہے۔ اور روایت بھی عن سے ہے۔ تحدیث نہیں نیل الاوطار میں عطا والی روایت کے بارے میں رجالہ رجال الصحیح لکھا ہے۔ مگر اعمش اور جریج کی تدلیس اور معنعنہ کا جواب کچھ نہیں دیا۔ لہذا اعتراض بحال رہا۔ اور فعل ابن زبیر اور قول ابن عباس والی روایت کو نیل میں رجالہ رجال الصحیح لکھا ہے۔ مگر تقریب میں اس کو بخاری کی معلق روایات میں سے لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ صدوق رمی بالقدر وو ربما وہم ن السادستہ انتہی لفظ ربما وہم سے

کثیر الوہم ثابت ہونا ہے۔ وہمتقلیل قلیل اوریہ مقام بھی اسی قسم کا ہے۔ اس لئے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت صدیا صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین موجودتھے۔ پھر جب ابن زبیر نے جمعہ نہ پڑھا باہر نکلے اورلوگوں نے تنہا تنہا اپنی اپنی نماز پڑھی۔ کما فی روایۃ ابی داؤد اورکسی نے بھی ان کو مکان پر جا کر مطلع نہ کیا۔ اورنہ آنے کی وجہ دریافت کی اور انھوں نے بھی عید کی نماز پڑھ کر لوگوں کو اس امر پر مطلع نہ کیا۔ اورپھر عصر کے وقت بھی ان سے دریافت نہ کیا۔ حتی کہ جب عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ طائف سے واپس آئے۔ تب دریافت کرنے سے انہوں نے ''اصاب السنۃ'' کہا گویا سب کے سب صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اورتابعین صدہا بلکہ ہزاروں کی تعداد سب ہی بے خبرتھے۔ صرف ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اتنے بڑے واقعے سے باخبرتھے۔ وھذا من العجائب اس لئے اس مسئلہ میں محدثین کا اختلاف ہے۔ امام شافعی وجماعۃ من المحدثین اس کے خلاف ہیں۔

اوروہ جو فتاویٰ ہیں کہ حنفیہ کہتے ہیں۔ یہ حکم دیہاتیوں کے لئے ہے۔ الخ میں کہتا ہوں یہ حنفیہ ہی نہیں کہتے امام شافع اورایک جماعت محدثین بھی یہی کہتے ہیں۔ اورخود بخاری میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ امر مصرح ہے۔

میں کہتا ہوں اس سے واضح ہوگیا کہ چونکہ یہ دن عیدالاضحیٰ کا تھا اوراہل عوالی چار چار پانچ پانچ میل سے آتھ آٹھ میل تک مدینہ منورہ آتے تھے۔ اورجمعہ کی نماز بوقت ظہر مدینہ میں پرھ کر آٹھ آٹھ میل تک جا کر قربانی کرنا اورپھر بطریق مسنون قربانی کے گوشت سے کھانا کھانا بہت ہی تکلیف دہ تھا اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت دی کہ تم لوگ جاؤ۔ جا کر قربانی کرکے نماز پڑھنا چیہے جمعہ کی نماز بھی بارہا وہاں پڑھا کرتے ہوں۔ پڑھنا اورپنج وقت جماعت بھی تو ہمیشہ وہیں کرتے تھے۔

صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم لوگ عوالی مدینہ سے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس باری باری جایا کرتے تھے۔ جمعہ ہو یا ویسے ہی اخبار وحی کے معلوم کرنے کےلئے روزانہ نہیں جایا کرتے تے۔

پس ثابت ہوا کہ چونکہ اہل عوالی سب ہی ہر جمعہ کو نہیں آیا کرتے تھے۔ بعض آتے اوربعض اپنی اپنی بستیوں میں پنج وقتی نماز اورجمعہ پڑھتے تھے۔ بس انہیں کو آپ نے حکم دیا تھا۔ کہ جاؤ قربانی میں بہت تاخیر ہوجائے گی تم اپنے گھروں میں اپنی بستیوں میں جمعہ پڑھنا اورہم یہاں پڑھیں گے۔ اورروایات مذکورہ بالا مرفوعہ اگر صحیح تسلیم کی جائیں تو ان کا مطلب بھی یہی ہوگا۔ پس اسقاط جمعہ غلط اورفرضیت پہلے ہی اولہ قطعیہ سے ثابت ہے پھر وہ ایسے مشکوک وبے ثبوت دلائل سے کیسے ساقط ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں (ابوسعید محمد شرف الدین دہلوی کان اللہ لہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص561

محدث فتویٰ